رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۳۵

قیمت سالانہ

قیمت ششماہی اندرون ہند ۷ عہ

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ لعہ

نمبر ۵۱	۲۹ اگست ۱۹۳۵ء	مطابق	یوم پنجشنبہ	۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ اگست۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو بخار کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں *

صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کی طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ نقاہت کے ازالہ اور کامل شفایابی کے لئے دعا جاری رکھی جائے *

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ۲۶ اگست منشی عبدالخالق صاحب مہتمم مہمان خانہ کی اہلیہ صاحبہ وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب کو لکھنؤ۔ گیانی واحد حسین صاحب کو گوجرانوالہ اور مولوی عبدالغفور صاحب کو لائل پور روانہ کیا گیا *

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے قلوب کو پاکیزہ بناؤ

فرمایا "میں اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ دن بہت نازک ہیں۔ خدا سے ہراساں و ترساں رہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ سب کیا ہوا برباد ہو جائے۔ اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے۔ تو خدا تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے۔ تو پھر خدا بھی تمہارے لئے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے۔ جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو۔ تو اس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے۔ لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور۔ تو ایسا انسان منافق ہے۔ اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی" (الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے سالہ مقرب خان ولد فتح خان پٹھان سکنہ پائی خیل کا ایک مقدمہ میں چالان ہو چکا ہے۔ جملہ احمدی بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ اس کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عالم خان احمدی پائی خیل ضلع میانوالی (۲) پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کا مباہلہ جو جماعت احمدیہ اور غیر احمدیوں کے مابین ۲۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو ہوا تھا۔ اس کی پہلی سہ ماہی ختم ہو گئی۔ اس عرصہ میں چند ابتدائی غیر معمولی واقعات بطور تنبیہ کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فریق ثانی کے رشتہ داروں پر ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ پھر بھی نہیں سمجھے۔ احباب جماعت سے خاص اوقات میں مسلسل دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے۔ خاکسار غلام محمد عبید قادیان (۳) بابو محمد حیات صاحب ساکن سیالکوٹ کا لڑکا بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔ مرزا مہتاب بیگ قادیان (۴) خاکسار کے بھائی چوہدری مختار احمد صاحب لاہور کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ اور ان کو لاہور کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں خاکسار محمد سعید اللہ قادیان (۵) عاجز کئی سال سے مرض بواسیر میں مبتلا ہے۔ ہومیوپیتھک علاج شروع کر دیا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ و نیز احباب جماعت سے ملتجی ہوں۔ کہ عاجز کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید حمید الدین احمد خورشہ (۶) میرا خالہ زاد بھائی سخت بیمار ہے۔ تمام احمدی بھائی اور بہنوں سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ سیدہ سعیدہ بیگم احمدی دختر حافظ سید عبد المجید صاحب از منصوری (۷) محترم میاں گل زمان صاحب کا اکلوتا بچہ انتڑیوں کے مرض میں مبتلا ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خلیل الرحمن خان مردان (۸) میرا چھوٹا لڑکا عزیز حمید اللہ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد فضل الٰہی جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ بھیرہ (۹) میری والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے دردمندانہ التجا ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز میرے والد صاحب کی بھی کئی دنوں سے طبیعت خراب ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار بمارکہ رشیدہ دختر بابو شریف احمد صاحب اسٹیشن ماسٹر مالیر کوٹلہ (۱۰) چوہدری محمد منصف خان صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سانبلہ اپنے لڑکے کی صحت یابی کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال قادیان (۱۱) خاکسار سے مخالفین نے محض احمدیت کی وجہ سے بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اور مجھے گاؤں سے نکالنے کی کوشش میں ہیں۔ دوست درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری مالی مشکلات کو دور فرمائے۔ اور مخالفین کے ہر ایک شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار محمد شریف

مقدمات کے متعلق ضروری اطلاع

مندرجہ ذیل چار مقدمات میں ملزمین کی طرف سے ہائی کورٹ لاہور میں یہ درخواست دی گئی تھی۔ کہ ان کو دوسرے اضلاع میں منتقل کر دیا جائے۔ (۱) عبد السلام اختاری بنام چوہدری ظہور احمد وغیرہ زیر دفعہ ۳۲۳ جو میاں بدر محی الدین صاحب مجسٹریٹ بٹالہ کی عدالت میں چل رہا ہے (۲) منشی محمد الدین بنام S. K. A. جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں چل رہا ہے (۳) سرکار بنام عبد الرحمن صدیقی وغیرہ جو زیر دفعہ ۱۰۷ ایڈیشنل مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں چل رہا ہے۔ (۴) عید گاہ والا کیس جو مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کی عدالت میں چل رہا ہے۔ آج (۲۷ اگست) جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ کل چاروں درخواستیں مسٹر جسٹس کری کے سامنے پیش ہوئیں۔ جنہوں نے صرف عید گاہ والے کیس میں نوٹس جاری کیا ہے۔ کہ اس کی سردست کارروائی روک دی جائے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۵ اگست سے ۲۷ اگست ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ۔

نمبر	نام	پتہ
	دستی بیعت	
۱	محمد علی صاحب	ضلع گورداسپور
	تحریری بیعت	
۲	عزیز محمد خان صاحب	ضلع فیروزپور
۳	سید محبوب علی صاحب	ضلع رہتک
۴	سندے خان صاحب نمبردار	ضلع سیالکوٹ
۵	سید غلام حسین شاہ صاحب	ضلع لائلپور
۶	عبد اللہ صاحب	"
۷	غلام رسول صاحب	"
۸	رحیم بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۹	گلاب دین صاحب	لائلپور
۱۰	روڑی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۱	رحمت بی بی صاحبہ	"
۱۲	بیرو صاحبہ	"
۱۳	جیونا بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۴	عالم بی بی صاحبہ	"
۱۵	سرداراں صاحبہ	"
۱۶	جھنڈو صاحبہ	"
۱۷	بی بی صاحبہ	"
۱۸	محمد خان صاحب	ضلع سرگودھا
۱۹	رحیم بخش صاحب ملک	ضلع بردوان (بنگال)
۲۰	بدر النساء صاحبہ	حیدرآباد (دکن)
۲۱	فتح علی صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۲	محمد دین صاحب	"
۲۳	فیروز علی صاحب	"
۲۴	جلال بی بی صاحبہ	"
۲۵	رحیم بی بی صاحبہ	"
۲۶	عبد الغنی صاحب	ضلع جھنگ

کتاب فلسفہ فلاسفر

کے متعلق

ضروری اعلان

نظارت تالیف و تصنیف قادیان کے نوٹس میں یہ بات آئی تھی۔ کہ کتاب فلسفہ فلاسفر جو میاں الہ دین صاحب احمدی المعروف فلاسفر نے کچھ عرصہ ہوا لطائف کی صورت میں لکھی تھی۔ اور پروپرائیٹر صاحب کتاب گھر قادیان نے اسے شائع کیا تھا۔ اس میں بعض باتیں خلاف اخلاق اور خلاف تعلیم احمدیت اور دل آزار پائی جاتی ہیں۔ اس پر نظارت تالیف و تصنیف نے اس بارے میں تحقیق کر کے اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور رپورٹ پیش کی۔ جس پر حضور نے مندرجہ ذیل ارشاد صادر فرمایا ہے۔ جو بغرض اطلاع عام شائع کیا جاتا ہے۔

"میں نے رسالہ فلسفہ فلاسفر دیکھا۔ اس میں بعض لطائف ایسے ہیں۔ جو مسلمانوں۔ مسیحیوں۔ سکھوں اور ہندوؤں کی دل آزاری کا موجب ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جو عام اخلاق کے معیار سے بھی گرے ہوئے ہیں۔ اور یقیناً اس کتاب کا احمدی جماعت کی طرف منسوب ہونا اس کے لئے سامان ندامت پیدا کرنے کا موجب ہے اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں۔ کہ کتاب چھاپنے والے احمدی کتب فروش کو سمجھا کر ان سے اس کتاب کے سب نسخے لیکر جلوا دیئے جائیں۔ اور اخبارات سلسلہ میں اعلان کیا جائے۔ کہ اس کتاب کو ہم نہایت ناپسندیدگی سے دیکھتے ہیں۔ اور احمدی اخلاق کو مدنظر رکھتے ہوئے امید کرتے ہیں۔ کہ جماعت کا کوئی فرد اس کتاب کو نہ خریدے گا۔ اور نہ گھر میں رکھے گا۔ اور نہ فروخت کرے گا۔ جس جس کے پاس یہ کتاب ہو۔ وہ اسے تلف کر دے" (دستخط حضرت امیر المومنین)، المعلن

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

احرار اور سول نافرمانی

عذرِ گناہ بدتر از گناہ

قانون شکنی۔ اور سول نافرمانی احرار کا پیشہ رہا ہے۔ اسی کو وہ اپنے لئے سرمایۂ ناز قرار دیتے رہے ہے۔ اور معمولی معمولی باتوں میں سول نافرمانی شروع کر دیتے رہے ہیں۔ اور اب بھی اسی کی بنا پر اپنی بہادری اور جوانمردی کی ڈینگیں مارتے ہیں۔ لیکن شہید گنج کی مسجد کے انہدام کے موقعہ پر وہ اپنے سابقہ طریق عمل کو بالائے طاق رکھ کر قانون کی پابندی۔ اور غیرمسلم حکومت کی اطاعت شعاری کا چولا پہن کر کھڑے ہو گئے۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ

"ہر چند مسجد کا معاملہ اور شریعت کا مسئلہ تھا۔ تاہم انگریز کی عدالتوں کے قانون کو گوارا کر کے یہ ظاہر کر دیا گیا۔ کہ مسلمان اپنے تمام مذہبی احساسات کے باوجود غیرمسلم کے معاملہ میں غیرمسلم عدالتوں کے فیصلہ کا احترام کرنے کو بھی تیار ہیں"

اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ احرار مسلمانانِ کشمیر کے حقوق کی حفاظت کی آڑ لے کر تو سول نافرمانی کر سکتے ہیں۔ ہزارہا مسلمانوں کو جیل خانوں میں بھجوا سکتے ہیں۔ اور کئی ایک کو موت کے مونہہ میں دھکیل سکتے ہیں اسی طرح وہ کپورتھلہ اور الور کے خلاف قانون شکنی کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں نیلی پورہ کا بج کے خلاف سول نافرمانی کر سکتے ہیں۔ اور کانگرس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر حکومت کو الٹ دینے کے خواب دیکھتے ہوئے سول نافرمانی کر سکتے ہیں لیکن جب مسجد کا معاملہ اور شریعت کا مسئلہ ہو۔ تو اس وقت انگریز کے قانون کی اور اس کی عدالتوں کے فیصلہ کی پابندی کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک کسی ریاستی جھگڑے۔ یا کسی کابج کے قضیہ یا کانگرس کے فیصلہ کے مقابلہ میں مسجد کا معاملہ اور شریعت کا مسئلہ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ وہ اس کے لئے نہ تو کسی قسم کی ایجی ٹیشن جائز سمجھتے ہیں۔ نہ قانون شکنی کر سکتے ہیں۔ نہ سول نافرمانی مناسب سمجھتے ہیں۔ یہ سارے حربے صرف ایسے معاملات سے متعلق قرار دیتے ہیں جن کا شریعت سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ حالانکہ ان کا یہ بھی دعوےٰ ہے کہ موجودہ حکومت انگریزی شیطانی حکومت ہے اور شریعت اسلامی اس کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی نہ صرف اجازت دیتی ہے۔ بلکہ ضروری قرار دیتی ہے:۔

ان حالات میں اپنی شریعت کے حکم پر خالص شرعی مسئلہ کے وقت احرار کا عمل نہ کرنا۔ بلکہ اس کی خلاف ورزی پر فخر کرنا۔ اور دوسروں کو خلاف ورزی کے لئے مجبور کرنا۔ ایک ایسا گورکھ دھندا ہے۔ جسے اس وقت تک تمام احرار ناخنوں تک کا زور لگانے کے باوجود قطعاً سلجھا نہیں سکے بلکہ جس قدر بھی عذرات پیش کر رہے ہیں۔ وہ اسے اور الجھا رہے ہیں:۔

اپنی بریت میں احراری سب سے وزنی بات جو پیش کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ چونکہ قانون شکنی۔ اور سول نافرمانی کے ذریعہ انہیں کامیابی کی امید نہیں تھی۔ اور اس طرح مسجد حاصل نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے انہوں نے اس طرف رُخ نہ کیا۔ ورنہ اگر انہیں یہ بتا دیا جاتا۔ کہ اس طرح مسجد حاصل ہو جائے گی۔ یا مسلمانوں کے ادنےٰ مطالبات ہی پورے ہو جائیں گے۔ تو وہ سول نافرمانی کے ذریعہ اپنا سب کچھ قربان کر دیتے۔ چنانچہ اس وقت جبکہ بقول احرار "ہزارہا مسلمان گولیوں کے سامنے کھڑے تھے" اور "ہزارہا مسلمان گھٹنوں اور پیروں سے ایک ہی جگہ کھڑے تھے" جو کچھ انہوں نے کہا وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"اگر کوئی عملی پروگرام یا طریقہ ہمیں بتلایا جائے جس سے مسجد کے متعلق مسلمانوں کے ادنےٰ مطالبات کے پورے ہونے کی بھی امید ہو۔ تو ہم اس امر کے لئے تیار ہیں۔ کہ ہزارہا جانیں مسجد پر قربان کر دیں۔ اور لاکھوں مسلمانوں کو قید کرا دیں۔ اگر ایک لاکھ مسلمانوں کی قید اور قربانی کے بعد بھی مسجد مل جائے۔ تو ہم متفق ہیں۔ لیکن اگر مسجد کا ملنا ناممکن ہو۔ تو ایسی حالت میں ہم ایک مسلمان کا خون بھی پسند نہیں کرتے۔ اگر آج ہم بے سوچے سمجھے مسلمانوں کو قید و بند کی دعوت دے دیں۔ تو ان سب کا خون ہماری گردن پر ہوگا۔ ہر شخص ہم سے یہ سوال کرے گا۔ کہ اگر مسجد کا ملنا ناممکن تھا۔ تو تم نے مسلمانوں کو امتحان میں کیوں ڈالا؟" (مجاہد ۵؍ اگست)

یہ ہے احرار کا وہ عذر۔ جسے بار بار الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ پیش کیا جاتا۔ اور جس کی بنا پر یہ خواہش کی جاتی ہے۔ کہ احرار کو نہ صرف بری الذمہ اور بے خطا سمجھ لیا جائے۔ بلکہ یہ بھی اقرار کر لیا جائے۔ کہ ان کا رویہ صحیح اور درست تھا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا پہلے جب وہ سول نافرمانی کرتے رہے ہیں۔ اس وقت یہ مرحلہ طے کر کے کیا کرتے تھے۔ جسے اس موقعہ پر انہوں نے اپنے رستہ میں روک بتایا۔ مثلاً ریاست کشمیر کے مقابلہ میں جب انہوں نے سول نافرمانی شروع کی۔ تو اس وقت انہوں نے کس سے وہ عملی پروگرام یا طریقہ پوچھا۔ اور کس نے انہیں بتایا تھا جس سے مسلمانانِ کشمیر کے ادنےٰ مطالبات کے پورے ہونے کی انہیں امید تھی۔ اگر اس وقت نہ کسی سے انہوں نے یہ پوچھنے کی ضرورت سمجھی اور نہ کسی نے انہیں یہ بتایا۔ کہ سول نافرمانی کے ذریعہ تم مسلمانان کشمیر کے مطالبات پورے کرانے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور باوجود اس کے انہوں نے ہزاروں آدمیوں کو قید کرایا۔ بیسیوں کو ہلاک کرایا۔ لاکھوں روپے تباہ کرائے۔ تو اب انہیں یہ پوچھنے کی ضرورت کیوں لاحق ہوئی۔ کیا اس کی وجہ سوائے اس کے کوئی اور ہو سکتی ہے۔ کہ جب ریاست کے خلاف شورش پیدا کرنے میں احرار کو اپنے ہاتھ رنگنے کی امید تھی۔ اس وقت انہوں نے سول نافرمانی شروع کر دی۔ اور خوب ہاتھ رنگے۔ مگر اب حکومت اور سکھوں کو خوش رکھنے میں اپنے ذاتی اغراض پنہاں سمجھتے تھے۔ اس لئے گھر میں بیٹھے بیٹھے سول نافرمانی کی کامیابی کا عہدنامہ لکھانے پر اصرار کرنے لگے۔ تا نہ نو من تیل ہو۔ اور نہ رادھا ناچے:۔

غضب خدا کا جب احرار کو اپنی جیبیں پُر کرنے کے لئے شورش انگیزی کی ضرورت پیش آئے اس وقت تو معمولی معمولی باتوں پر سول نافرمانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ سنجیدہ اور دور اندیش مسلمانوں کے چیخنے چلانے کے باوجود تیار ہو جائیں۔ ہزاروں آدمیوں کو مصائب و مشکلات میں مبتلا کر دیں۔ کئی بچوں کو یتیم اور کئی عورتوں کو بیوائیں بنا دیں۔ اور پھر سوائے ناکامی اور نامرادی کے کوئی نتیجہ نہ دکھا سکیں۔ لیکن جب اپنی اغراض کا پورا ہونا مخالف فریقوں سے ساز باز کر لینے میں سمجھیں۔ تو مسجد کے معاملہ اور شرعی مسئلہ کی بھی کوئی پرواہ نہ کریں۔ اور یہ کہنے لگ جائیں۔ کہ گھر بیٹھے انہیں کامیابی کا یقین دلا دو۔ تب وہ سول نافرمانی کریں گے۔ گویا احرار ایسے بہادر ہیں۔ کہ جب تک فتح کا یقین انہیں نہ دلا دیا جائے گھر سے نہیں نکل سکتے:۔

ہم تو ہمیشہ سے سول نافرمانی کو قوم اور ملک کے لئے لعنت سمجھتے رہے ہیں۔ اور اب بھی سمجھتے ہیں لیکن جو لوگ اسے اپنے مذہب کی رُو سے جائز قرار دیتے ہوں۔ جو اپنی کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ یہی سمجھتے ہوں اور اس پر عمل کرنا قابل فخر اور باعث اعزاز خیال کرتے ہوں۔ ان کا یہ کہنا کہ جب تک کوئی انہیں یہ نہ بتا دے کہ فلاں معاملہ میں سول نافرمانی کرنے سے یقیناً کامیابی حاصل ہوگی۔ اس وقت تک وہ اس کیلئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ایسی مضحکہ خیز بات ہے۔ جو سول نافرمانی کی ساری تاریخ میں آج تک شائد ہی کسی کے منہ سے نکلی ہو۔ کیا گاندھی جی نے حکومت کے خلاف جب سول نافرمانی شروع کی۔ تو لوگوں کے یہ کہنے پر کی تھی۔ کہ اس کے ذریعہ ضرور کامیابی ہوگی اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو گاندھی جی کے احراری چیلوں کو یہ سوال اٹھانے کا کیا حق تھا۔ ان کے لئے دو ہی صورتیں تھیں یا تو اعلان کر دیتے۔ کہ وہ سول نافرمانی کو قطعاً ناجائز سمجھتے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی اسے اختیار کرنا نہیں چاہتے۔ یا پھر ایک ایسے معاملہ کے متعلق جو ان تمام معاملات سے زیادہ اہم۔ زیادہ وقیع اور زیادہ ضروری تھا جن پر سول نافرمانی کرتے رہے ہیں۔ لازمی طور پر سول نافرمانی کرتے۔ لیکن چونکہ اس موقعہ پر ذاتی اغراض و مقاصد کی زنجیریں ان کے پاؤں میں پڑی ہوئی تھیں۔ اس لئے نہ صرف ایک قدم بھی نہ اٹھا سکے۔ بلکہ جن لوگوں نے اپنے جذبات کا مظاہرہ کیا۔ ان کو مطعون کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور اس طرح ان کی غداری اور قوم فروشی کا راز کھل گیا:۔

"مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ کیا ہے"

مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ پر احرار پھولے نہیں سماتے۔ اسے اپنی کامیابی کا نشان سمجھتے ہیں۔ اور ہم سے ازراہ طنز پوچھتے ہیں "مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ کیا ہے"۔ (احسان ۲۱ اگست) جب تک یہ فیصلہ قانون کے آخری مرحلہ سے نہ گزر جائے۔ اس وقت تک ہم اپنی طرف سے اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ البتہ احرار کے ترجمان "مجاہد" میں اس کی جو شان نزول بیان کی گئی ہے۔ وہ پیش کئے دیتے ہیں۔ لکھا ہے۔

"قادیانی جماعت کی وفاداریاں ساری دنیا کو معلوم ہیں۔ لیکن کشمیر تحریک کے قریبی اوقات میں مرزا بشیرالدین کے دماغ میں کچھ ذرا سا بگاڑ پیدا ہو گیا تھا۔ اور حکام صرف یہ چاہتے تھے۔ کہ اگر اس جماعت کے سونہہ پر بھی ذرا ہلکی سی چپت لگ جائے۔ تو نامناسب ہوگا۔ میری اطلاع ہے کہ مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کی بدولت یہ ہلکی سی چپت قادیانی جماعت کے سونہہ پر لگ چکی ہے"۔

جو فیصلہ احرار کے خود بیان کردہ مندرجہ بالا حالات میں کیا گیا۔ عدل و انصاف کی کسوٹی کے رو سے اس کی جو قیمت رہ جاتی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور اس سے یہ بھی بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ کیا ہے؟

مجلس احرار کے کھنڈرات پر جمعیۃ العلماء کا قبضہ

احراری ٹولی کو دعویٰ تھا۔ کہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی نمائندگی کا حق صرف انہی کو حاصل ہے۔ اور مجلس احرار ہی آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ ہے۔ لیکن پچھلے چند ایام میں اس دعوے کی جس قدر مٹی پلید ہوتی ہے۔ اور ہو رہی ہے۔ اس نے منصب و جاہ کے دوسرے خواہشمندوں کو بیدار کر دیا ہے۔ اور ان کی طرف سے یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ مجلس احرار کے کھنڈرات پر اپنا قصر رفیع تعمیر کر لیں۔ چنانچہ حال میں یو۔پی جمعیۃ العلماء نے مراد آباد میں اپنا جو اجلاس منعقد کیا۔ اس میں یہ کہہ کر اس کی بنیاد رکھدی گئی ہے۔ کہ "جمعیۃ العلماء ہند صرف ہندوستان کی ایک واحد جماعت ہے۔ جسے مسلمانان ہند کی نمائندہ جماعت کہنا چاہیئے"۔ (انقلاب ۲۳ اگست) ستم یہ کیا گیا۔ کہ مجلس احرار کے "امیر شریعت" عطاء اللہ شاہ بخاری کی موجودگی میں یہ کہا گیا۔ اور وہ بیچارہ دم نہ مار سکا۔

احرار اور لفظ "حرامزادے"

احرار آئے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ غلط بیانی کر کے عوام کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ آپ نے تمام مسلمانوں کو "حرامزادے" قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرفاء کے متعلق قطعاً اس قسم کا کوئی لفظ استعمال نہیں فرمایا۔ مگر احرار بار بار اسے دوہراتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس لفظ کے ساتھ انہیں کوئی خاص دلچسپی ہے۔ "مجاہد" ۲۵ اگست سے معلوم ہوا ہے۔ کہ احرار نہایت بے تکلفی سے خود اپنے متعلق یہ لفظ استعمال کر لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک مکالمہ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا۔ ایک شخص نے ایک موقعہ پر احرار سے کہا۔ کہ جب آپ کے نزدیک مسجد شہید گنج کے حصول کے صرف دو ہی راستے ہیں۔ قانونی کارروائی یا پھر سکھوں سے سمجھوتہ۔ تو پھر مسلمانوں کو کیوں نہیں روکتے۔ کہ مظاہرہ نہ کریں۔ اس کے جواب میں "احرار" نے کہا "صبح سے یہاں جو مسلمان بھی آتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ شام تک مسجد مل جائے گی۔ اس حالت میں اگر ہم مسلمانوں کو روکیں۔ تو فی الفور مسجد کے نہ ملنے کا تمام الزام ہم پر ڈال دیا جائیگا۔ ساری دنیا یہ کہے گی۔ کہ مسلمانوں کو مسجد ملتی تھی۔ مگر احراری حرامزادوں نے سکھوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو روکا اور مسجد نہ لینے دی"۔ کوئی یہ کہتا یا نہ کہتا احرار [illegible]

وہ عظیم الشان دماغ جس سے احرار لرزہ براندام ہیں

میرے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے یہ بات نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ کہ چھوٹے بڑے تمام احرار جو بدزبانی اور بدکلامی میں نہایت ہی طاق ہیں۔ جن کی زبانیں غلاظت اگلنے اور جن کے قلم گندگی اچھالنے میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور جس کا ثبوت ان کی آئے دن کی تقریروں اور تحریروں سے ملتا رہتا ہے۔ ان کی طرف سے ایک بات جو ان کے نزدیک بھی بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اشاروں اور پہیلیوں میں کہی جا رہی ہے۔ لیکن ابھی تک اسے کھل کر بیان کرنے کی ان میں سے کسی بڑے سے بڑے حریت آب نے بھی جرأت نہیں کی۔ تا معلوم ہو سکے۔ ان کا اشارہ کس کی طرف ہے۔ اور وہ کونسی طاقت ہے جس کے مقابلہ میں احرار اپنے آپ کو خائب و خاسر سمجھنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

مسجد شہید گنج کے متعلق غداری کا ارتکاب کرنے کے بعد سے احرار تقریروں میں زیادہ وضاحت کے ساتھ اور تحریروں میں کسی قدر مجمل طور پر ایک "دماغ" کا خصوصیت سے ذکر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ احرار کے ترجمان "مجاہد" نے کتم عدم سے سر نکالتے ہی سب سے پہلا اعلان یہ کیا۔ کہ "مسجد شہید گنج کے پیچھے جو دماغ کام کر رہا تھا۔ وہ کامیاب ہوا۔ پھر جس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ کھیل رچایا گیا تھا۔ وہ پورا ہو رہا ہے"۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا۔ "سیاسیات کے کامیاب شاطر نے خوشی سے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہا۔ احرار مات۔ دیکھا میرا کھیل ہوئے چاروں شانے چت" (مجاہد ۵ اگست) ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ احرار مسجد شہید گنج کے پیچھے کام کرنے والے دماغ کو جانتے ہیں۔ اور اس بات کا انہیں اقرار ہے۔ کہ وہ دماغ کامیاب بھی ہو گیا ہے۔ بالفاظ دیگر یہ کہ اس موقعہ پر احرار کو جس قدر ذلت و رسوائی حاصل ہوئی۔ اور جس قدر ان کی غداری و قوم فروشی کا پردہ چاک ہوا ہے۔ اس کا موجب وہی "دماغ" ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس دماغ والے کا نام نہیں لیا جاتا۔ اور یہ نہیں بتایا جاتا۔ کہ اس نے کس طرح مسجد شہید گنج کے پیچھے کام کیا۔ اور کیونکر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔

اسی طرح احرار کے نفس ناطقہ چودھری افضل حق نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے۔ "جس قدر روپے احرار کی مخالفت میں آج قادیان خرچ کر رہا ہے۔ اور جو عظیم الشان دماغ اس کی پشت پر ہے۔ وہ بڑی سے بڑی سلطنت کو پل بھر میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی تھا"۔ (مجاہد ۱۸ اگست)

روپیہ کے متعلق تو ترجمان احرار خود ہی بتا چکا ہے۔ کہ گیارہ لاکھ روپیہ قادیان سے منتقل ہو کر صرف لاہور آ گیا ہے۔ اور باقی مقامات کو اگر شامل کر لیا جائے۔ تو یہ رقم کروڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ چونکہ یہ سب روپیہ احرار کی معرفت بھیجا گیا ہوگا اس لئے اس کا جو حساب وہ پیش کریں۔ اس میں غلطی کا احتمال ممکن نہیں۔ البتہ براہ مہربانی اس عظیم الشان دماغ کا پتہ بتا دیا جائے۔ جو قادیان میں احرار کی مخالفت کی پشت پر ہے۔ اور جو بڑی سے بڑی سلطنت کو پل بھر میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی ہے چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ احرار یہ بات خود ہی کھل کر بیان کر دیتے۔ لیکن اب اگر میری گزارش پر بھی انہوں نے یہ بتانے کی جرأت نہ کی۔ کہ وہ عظیم الشان دماغ جس کی طرف ان کا اشارہ ہے۔ کس کا ہے۔ تو میری طرح ہر شخص یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا۔ کہ احرار لرزہ براندام ہونے اور اپنی موت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنے کی وجہ سے اس کا نام تک لینے کی ہمت نہیں رکھتے۔

(آغا شاد کاشمیری)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک بیان پریس کے نمائندوں کو!

جماعت احمدیہ کے متعلق حکومت پنجاب کے بعض افسروں کا قابل مذمت رویہ

چند دن ہوئے بعض موقر اخبارات کے نمائندوں نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی معاندانہ سرگرمیوں اور حکومت کے رویہ کے متعلق اظہار خیالات کی درخواست کی۔ اس پر حضور نے ایک بیان دیا۔ اسے جس رنگ میں مرتب کر کے نمائندگان پریس نے بعض انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ وہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:۔

جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اخبارات کے نام ایک بیان کے دوران میں اس بات کا ذکر کیا۔ کہ قادیان میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کے ذمہ دار لوگوں کے خلاف ایکشن نہ لینے والے بعض سرکاری افسروں کو اگر حکومت سخت سزا نہ دے گی۔ تو ہم حکومت پنجاب سے رضاکارانہ تعاون ترک کر دیں گے۔

آپ نے فرمایا:۔

احرار کا مدعا

متعدد واقعات ایسے ہوئے ہیں۔ جن سے احرار کا مدعا و مقصد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم احمدی امن شکنی کریں۔ بعض مقامی افسروں کی بھی یہی خواہش معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم نے ان کے سامنے جو شکایات پیش کیں۔ ان پر انہوں نے عملی طور پر کوئی کارروائی نہ کی۔

۲۹ مارچ کی شب کو احراریوں نے ایک احمدی محمد اسمٰعیل صدیقی پر حملہ کیا۔ پہلے اس کی دوکان میں پتھر ایک گلی میں۔ پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ مگر اس نے کوئی توجہ نہ دی۔ اسی شب کو دفعہ ۱۴۴ جو جنوری سے نافذ العمل تھی۔ ختم ہوتی تھی۔ حملہ آوروں کا مقصد یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ احمدی مغلوب الغضب ہو کر امن شکنی کے مرتکب ہوں۔ اور اس طرح دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو حق بجانب ٹھہرایا جا سکے۔ لیکن احمدی بالکل پُر امن رہے۔ اور قانون شکن لوگوں کو اپنے ارادوں میں ناکامی ہوئی۔

پولیس کا رویہ

۲۷ جون کو خانصاحب فرزند علی ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بٹالہ کیمپ۔ لوکل حکام اور صوبہ کے اعلےٰ حکام کو ایک خط بھیجا۔ جس میں ان کو مطلع کیا گیا تھا کہ ہم کو بعض احرار کے اس ارادے کے متعلق علم ہوا ہے۔ کہ وہ ہمارے خلیفہ ہمارے احمدی بھائیوں اور ہماری عورتوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے چند روز بعد میرے چھوٹے بھائی مرزا شریف احمد پر شارع عام میں حملہ کیا گیا۔ اس اثنا میں پولیس نے اس قسم کے واقعات کو ناممکن الوقوع بنانے کے لئے کسی قسم کی احتیاطی تدابیر اختیار نہ کیں۔ حالانکہ اس کو اس کے متعلق بروقت مطلع کیا گیا تھا۔ ہم ایک کھلے میدان میں ایک عمارت تعمیر کرنا چاہتے تھے۔ گو وہ زمین ہماری تھی۔ مگر اس خیال سے کہ کہیں عیدگاہ کی طرح یہاں بھی کوئی جھگڑا کھڑا نہ کر دیا جائے ہم نے ریونیو حکام سے اس کی حد بندی کرا لینی مناسب سمجھی۔ چنانچہ حد بندی کرائی گئی۔ اور ریونیو ریکارڈ سے بھی معلوم ہو گیا۔ کہ وہ زمین میری اور میرے بھائیوں کی ملکیت تھی۔ لیکن حد بندی ابھی ختم ہی ہوئی تھی۔ کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر آ پہنچے۔ اور انہوں نے حکم دیا۔ کہ گو اس زمین کی حد بندی ریونیو حکام نے کی ہے۔ مگر اس پر عمارت تعمیر کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دی جا سکتی۔

دیوار کا معاملہ

کچھ عرصہ پیشتر ہم نے اپنی زمین پر ایک دیوار کھڑی کر دی تھی۔ تاکہ ہمسائیوں کی زمین سے وہ علیحدہ ہو جائے۔ لیکن عیدگاہ کے معاملہ کے فوراً بعد اس دیوار کو ایک ہجوم نے جو عید کے سلسلہ میں اکٹھا ہوا تھا۔ دن دہاڑے گرا دیا۔ یہ عید کئی سال سے بند تھا۔ اس سال صرف اس لئے منایا گیا۔ کہ لوگوں کو اکٹھا کیا جائے۔ اور کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑا جائے۔

مسجد کا معاملہ

ایک نئی آبادی کے باشندوں کی درخواست پر صدر انجمن احمدیہ نے زمین کا ایک ٹکڑا ان کے حوالے کر دیا۔ کہ وہ وہاں نماز پڑھا کریں۔ اور آخر کار اس زمین پر مسجد کھڑی کی جانی تھی۔ لیکن احراریوں نے اس کے نزدیک ہی شاملات میں سے ایک قطعہ اراضی پر قبضہ کر لیا۔ اور اس پر مسجد تعمیر کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ حالانکہ وہ اپنی سابقہ شروع کی ہوئی عمارت کو جسے وہ جامعہ ملیہ کا نام دیتے تھے۔ ابھی تک مکمل نہ کر سکے تھے۔ وہ عمارت کئی ماہ سے بغیر چھت کے رہی۔ اس نئے قطعہ اراضی پر انہوں نے کچھ اینٹیں وغیرہ اکٹھی کر لیں۔ لیکن چونکہ اس بات کا کوئی نوٹس نہ لیا گیا۔ اس لئے انہوں نے اس زمین کو چھوڑ دیا۔ اور اینٹیں وہاں پڑی کی پڑی رہ گئیں۔ یہ اس بات کا بدیہی ثبوت ہے۔ کہ وہ ایسا صرف گڑبڑ پھیلانے کے لئے کرتے ہیں

مجسٹریٹ علاقہ کا رویہ

علاقہ مجسٹریٹ نے کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت خالص مذہبی جلسوں کے انعقاد کی ممانعت کر دی۔ ایک جلسہ سے بھی جو ایک خالص مذہبی گروہ کا تھا۔ اور جس کے ممبر صرف ۱۰ اور ۱۸ برس کی درمیانی عمر کے لڑکے تھے۔ ویسا ہی سلوک کیا گیا۔

عیدگاہ کا معاملہ

کچھ عرصہ پہلے عیدگاہ میں گڑبڑ پیدا ہوئی ریونیو ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیدگاہ کی زمین میں جائداد کے متعلق حقوق میرے خاندان کے ہیں۔ مگر قبضہ "اہلِ اسلام" کا دکھایا گیا ہے۔ گذشتہ ۲۵ برس سے احمدی وہاں نماز عید ادا کرتے رہے ہیں۔ جبکہ غیر احمدی اس سے ۶۰۰ فٹ کے فاصلہ پر ایک اور جگہ نماز ادا کرتے رہے ہیں۔ کچھ دن ہوئے انجمن احمدیہ نے کچھ مزدوروں کو عیدگاہ میں مرمت کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے قریب ہی زمین کھودنی شروع کی جہاں سے زمین کھودی گئی۔ وہ ریونیو ریکارڈ کے مطابق ہمارے خاندان کی جائداد تھی اور ہماری ہی ملکیت میں تھی۔ مگر جونہی مرمت کا کام شروع ہوا۔ کچھ احرار وہاں آ گئے۔ اور انہوں نے احمدیوں کو کام سے روک دیا۔

صدر انجمن احمدیہ نے فوٹو گرافر بھیجے کہ وہ اس واقعہ کا فوٹو لے لیں۔ تاکہ اسے بعد میں بطور شہادت پیش کیا جا سکے۔ مگر کچھ دیر بعد کچھ پولیس مین آ گئے۔ انہوں نے کیمرے چھین لئے۔ اور ایک کیمرہ توڑ دیا۔ اور ۲ احمدیوں کو جن میں ۲ کیمرہ مین تھے۔ گرفتار کر لیا گیا:۔

اس شخص کو بھی جو کام کی نگرانی کر رہا تھا۔ اور پولیس میں صدر انجمن کی طرف سے اطلاع دینے گیا تھا گرفتار کر لیا گیا۔ اور زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند ان کا چالان کر دیا گیا۔ فلمیں اور کیمرے ابھی تک پولیس کے قبضے میں ہیں۔ حالانکہ ہم نے درخواست کی ہوئی ہے۔ کہ وہ ہمیں دیئے جائیں۔ کیونکہ ہماری شہادت ان کے بغیر نامکمل رہے گی۔

احرار کا الزام

احرار نے الزام لگایا ہے۔ کہ احمدی عیدگاہ کے قریب واقع قبروں کو مسمار کر نے گئے تھے۔ لیکن ان قبروں میں میرے آباؤ اجداد اور میری دو بہنوں کی قبریں بھی ہیں۔ جس سے احراریوں کے بیان کی نامعقولیت ثابت ہوتی ہے۔

نمائندہ پریس کے ریمارکس

احمدیوں اور احراریوں کے درمیان موٌ ثر میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ بعض مواقع پر امن شکنی کی مثالیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں۔ خود قادیان میں صورت حالات تشویشناک ہو رہی ہے۔ جس دن میں وہاں تھا۔ پولیس کے ایک جتھہ کو گلیوں میں چکر لگاتے ہوئے دیکھا گیا۔ لیکن مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کے دن تک باوجود بروقت اطلاع کر دینے کے ایسا کوئی انتظام نہیں کیا گیا تھا۔ احمدیوں کے مقابلے میں قادیان میں احرار کی آبادی برائے نام ہے۔

حال ہی میں جمعہ میں خلیفہ صاحب نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اپنے معتقدین پر زور دیا ہے۔ کہ مکمل طور پر قانون کے پابند رہیں۔ کیونکہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر وہ کوئی شکایت دور نہیں کرا سکتے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے اعلان کیا۔ کہ اب تک ہم من حیث الجماعت گورنمنٹ کے ساتھ رضا کارانہ طور پر تعاون کرتے رہے ہیں۔ اور سرگرمی سے اس سلسلے میں کام کرتے رہے ہیں۔ لیکن پنجاب گورنمنٹ کے رویہ میں جو تبدیلی حال میں رونما ہوئی ہے۔ اس نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ کہ اپنے رویہ میں جہاں تک مقامی گورنمنٹ سے رضاکارانہ تعاون کا تعلق ہے۔ تبدیلی کر دیں۔ ہماری ہتک کی گئی ہے۔ اور ہمارے ساتھ برا سلوک کیا گیا ہے۔ اس کی تلافی کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ جب تک متعلقہ افسروں کے خلاف اچھی طرح تحقیقات کر کے ان کو عبرتناک سزائیں نہ دی جائنگی وہ گورنمنٹ سے تعاون کرنا جاری نہیں رکھیں گے۔ خلیفہ صاحب نے مزید کہا کہ میرے ریمارکس کا اطلاق تمام برٹش ایڈمنسٹریشن اور برٹش قوم پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس قوم میں انصاف اور رحم کی اعلٰے مثالیں ہمارے بہترین قابل اعتماد دوست موجود ہیں۔

جب احمدیوں اور احراریوں میں تنازعہ شروع ہوا۔ تو خلیفہ صاحب نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک سیاسی انجمن بنانیکے ہدایت کی تھی۔ اب تک احمدیوں کی تمام انجمنیں مذہبی ہیں۔ اور سیاسیات میں بالکل حصہ نہیں لے سکتیں مگر اپنے حقوق کی حفاظت کے سلسلہ میں نیشنل لیگ نامی ایک جماعت کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کا مرکز لاہور میں ہے۔ اور اس میں سوائے سرکاری ملازموں کے اور سب احمدی شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کا ممبر بننے کے لئے سرکاری ملازموں کو خلیفہ صاحب نے مستثنٰی کر دیا ہے۔ خلیفہ صاحب نے حال ہی میں اس لیگ کو مضبوط کرنے اس کے ممبر بننے اور اس کے لئے چندہ جمع کرنے کی اپیل کی ہے۔ کیونکہ مرکزی فنڈ سے اس لیگ کو کسی قسم کی مالی امداد نہیں دی جائے گی۔

قربانی کا جذبہ پیدا کرنیکی تلقین

قادیان میں جو واقعات ظہور میں آئے ہیں۔ ان کے سلسلہ میں آپ نے احمدیوں کو اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے کہا ہے۔ تا کہ وہ ان بڑی مشکلات اور تکالیف کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔ جن کا عنقریب سامنا کرنا پڑے گا۔ اس سکیم کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو زیورات اور قیمتی کپڑوں کے استعمال سے سوائے شادی بیاہ کے مواقع کے منع کیا گیا ہے۔ مالی قربانی جس کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ وہ آمد کے ۱/۱۲ حصہ سے لے کر ۱/۳ حصہ تک ہے۔ آپ نے سینما دیکھنے روٹی کے ساتھ صرف ایک سالن کھانے اور اپنے اخراجات کو کم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ پابندیاں فی الحال تین سال تک جاری رہیں گی اس عرصہ کی فوری ضروریات کے لئے بعض مدات کھولی گئی ہیں۔ جنمیں اس تحریک میں شامل ہونیوالے افراد اپنی آمد

مسیح موعودؑ

اک نذیر آیا لئے نیر اپیام
مصطفٰے نے جس پہ فرمایا سلام
اس کو جھٹلایا گئے دنیا کے لوگ
جان کر تجھ کو عزیز ذوانتقام

حسن رہتاسی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی کا ایک نہایت ضروری ارشاد

اخبار الفضل کے روزانہ ہونے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے تحریر فرمایا تھا۔

"میں دوستوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ کوشش کریں گے۔ کہ "الفضل" کی خریداری ترقی کرے۔ یہاں تک کہ روزانہ کے بعد پھر دوروزہ کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ اور اب جو روزانہ ہوا ہے۔ تو روزانہ ہی رہے۔ کیونکہ ہماری ضرورتیں اب ایک روزانہ اخبار کی بہ شدت داعی ہیں۔ علاوہ اس کی باقاعدہ اشاعت بڑھانے کے دوستوں کو تمام بڑے شہروں میں اس کی ایجنسیاں کھولنے کی بھی ضرورت ہے۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ کہ بیکار نوجوان کام کریں۔ ایک کام خدا تعالٰے نے ان کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر روزانہ دو چار آنہ بھی وہ کما سکیں۔ تو یہ ان کے مال کی زیادتی اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہو گا۔ کاش میری اس نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آجائے۔ اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خوابیں دیکھ رہے ہیں۔ اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں۔ اپنی بیوقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر رحم کریں۔"

احباب کو اس ارشاد کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے ؛

احرار کی ناگفتہ بہ حالت

اخبار نوجوان افغان ہری پور ہزارہ ۱۷ اگست مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے۔ مسجد شہید گنج کے قضیہ نامرضیہ نے جہاں دگرہیت سے راز ہائے سربستہ کو طشت از بام کر دیا ہے۔ وہاں احراریوں کی تنظیم اور مقتدر جماعت کے اقتدار پر بھی کاری ضرب لگائی ہے۔ وہ جماعت جو شب و روز مسلمانوں کی تنظیم و تبلیغ کے غم میں گھلی جاتی تھی۔ اور قادیانیوں کی تکفیر اور سرکار پرستی کے نشر و اشاعت میں دن رات ایک کر دیا ہوا تھا۔ آج ایسی قعر مذلت میں گر رہی ہے۔ کہ اس کے نام سے کسی کو منسوب کرنا ذلت اور تحقیر کے مترادف ہے۔ وہ راہ نما جن کا ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں احترام کیا جاتا تھا۔ جلسوں اور جلوسوں کی شرکت کے لئے بڑے اہتمام کئے جاتے تھے۔ آج مارے مارے پھرتے ہیں۔ تو کوئی پرسان حال نہیں۔ جگہ جگہ پھبتیاں اڑائی جاتی ہیں۔ اور آوازے کسے جاتے ہیں۔ بلکہ مجالس میں ان سے بعض ناشدنی حرکات کو بھی جائز تصور کیا جاتا ہے۔ احرار کے اقتدار کا زمانہ گذر گیا۔ اور جماعت "خلافت" کی طرح ان کی زندگی کی گھڑیاں بھی ختم ہو گئیں۔ کونسلوں کی رکنیت اور وزارتوں کے خواب دیکھنے والے مسلمانوں کی نظروں میں اس قدر گر چکے ہیں۔ کہ امیدواری کا نام تک لینا ان کے لئے مشکل ہو گیا ہے۔ اگرچہ ہندو اور سکھ پریس کی امداد انہیں حاصل ہو چکی ہے۔ اور ان کے ہر فعل کو نہایت مستحسن قرار دیا جا رہا ہے۔ لیکن ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ ہندو پریس کی نمائندگی کیا معنے رکھتی ہے۔ اور نہ ہی ہندو پریس کا پروپیگنڈا احراری لیڈروں کے کھوئے ہوئے اقتدار کو قائم کر سکتا ہے۔ بلکہ برعکس اس کے ان کی حمایت احراریوں کے رہے سہے اقتدار کو بھی خاک میں ملا رہی ہے۔ لیکن ان پریشان کن اور تاریک ایام میں ایک اور جماعت کامیابی کے ساتھ تنظیم اور ترتیب کے مراحل بہ عجلت تمام طے کر رہی ہے

صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن کے متعلق اُن کے والد ماجد مولوی محمد زکریا صاحب کا ایک اہم اعلان

"حبیب الرحمٰن اوّل درجہ کا گستاخ ـ مغرور ـ جاہل ـ بے ادب ـ گمراہ ـ اسے نہ خدا کا خوف نہ رسول کا ڈر نہ باپ کا لحاظ"

کچھ عرصہ ہوا ـ مولوی محمد زکریا صاحب لدھیانوی ـ والد مولوی حبیب الرحمٰن نے ایک اعلان چھاپ کر لدھیانہ کے در و دیوار ـ اور گلی کوچوں پر چسپاں کرایا ـ اور اخبارات میں اس لئے شائع کرایا تھا ـ کہ حبیب الرحمٰن کے شر سے لوگوں کو بچانے کی خدمت سرانجام دے کر ثواب حاصل کریں ـ چونکہ آج کل پھر اس شخص کی رگِ شرارت پورے زور سے پھڑک رہی ہے ـ اس لئے اس کے والد صاحب کا وُہی اعلان حرف بحرف درج ذیل کیا جاتا ہے :ـ (ایڈیٹر)

خلافت کی آڑ میں ذاتی انتقام

میں اپنے ذاتی معلومات کی بنا پر برادرانِ اسلام کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں ـ کہ خواجہ محمد یوسف صاحب رئیس لدھیانہ کو پنجاب کونسل میں بھیجنے کی تحریک کا بانی مبانی حبیب الرحمٰن صدر خلافت لدھیانہ ہی تھا ـ اور حبیب الرحمٰن نے خواجہ صاحب سے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ وُہ رانا فیروز الدین صاحب کو کسی دوسرے حلقہ سے کھڑا کردیگا کیونکہ خلافت کمیٹی کو خواجہ صاحب جیسے آزاد خیال ممبر کی ضرورت ہے ـ اور اس نے شملہ میں مجھ سے شکایتاً ظاہر کیا کہ پہلے تو میرا ارادہ خواجہ محمد یوسف صاحب کے الیکشن میں غیر جانبدار رہنے کا تھا ـ مگر اب چونکہ خواجہ محمد یوسف صاحب کے بھائیوں سے میرا بگاڑ ہوگیا ہے ـ اسلئے میں نے ذاتی انتقام لینے کی غرض سے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ کونسل کے الیکشن میں خواجہ محمد یوسف صاحب کا سخت مقابلہ کرونگا ـ اور شملہ میں اس نے مجھ سے یہ بھی اقرار کیا کہ مکہ معظمہ سے پانی پت جو خط خواجہ محمد یوسف صاحب کے الیکشن میں امداد کرنے کے لئے لکھا گیا تھا اس پر میرے دستخط بھی تھے :ـ

پس میں برادرانِ اسلام کو صاف اور کھلے الفاظ میں بتلا دینا چاہتا ہوں کہ حبیب الرحمٰن آپ لوگوں کے سامنے مجلس خلافت کی ٹٹی کی آڑ میں اپنی ذاتی اغراض و مقاصد کا شکار کھیل رہا ہے ـ وُہ خلافت کے عروج و وقار کیلئے سرگرمِ عمل نہیں بلکہ جوشِ انتقام میں مخالفانہ پراپیگنڈا کر رہا ہے ـ حبیب الرحمٰن اوّل درجہ کا گستاخ ـ مغرور ـ جاہل ـ بے ادب ـ گمراہ ـ اسے نہ خدا کا خوف ـ نہ رسول کا ڈر ـ نہ باپ کا لحاظ ـ نہ اُستاد کا ادب ـ نہ دوست کا خیال ـ نہ محسن کا پاس ہے ـ اکثر لوگ اس کو مولوی سمجھتے ہیں ـ مگر میں واضح کئے دیتا ہوں ـ کہ حبیب الرحمٰن علوم شرعیہ سے ناواقف اور عربی ادب سے بیگانہ محض ہے ـ نہ وُہ عربی عبارت کی ایک سطر صحیح پڑھ سکتا ـ اور نہ اس کا ترجمہ کرسکتا ہے ـ مگر وُہ اس درجہ جاہل اور علمِ دین سے بے بہرہ ہوتے ہوئے اپنے بزرگوں اور استادوں کا مقابلہ کرنے میں بہت دلیر اور بے باک ہے ـ چنانچہ مکرم معظم حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب پرنسپل دارالعلوم دیوبند کی نسبت بھی اختلافِ رائے کی حالت میں ناجائز حملہ کرنے سے باز نہیں رہتا :ـ

المُلتمس :ـ محمد زکریا لودیانوی والد حبیب الرحمٰن صدر خلافت لودیانہ

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

یکم اگست تا ۱۵ اگست کی مختصر رپورٹ

تبلیغ احمدیت بذریعہ مجاہدین

بدستور سابق مختلف مرکزوں میں تبلیغ احمدیت کا کام جاری ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۹ اگست کو موضع مہت پور متصل مکیریاں ضلع ہوشیارپور میں ایک شاندار جلسہ ہوا جس میں حاضری توقع سے بہت بڑھ کر تھی۔ اور علاقہ کے بہت سے معززین شریک جلسہ ہوئے۔ اس عرصہ میں مرکزوں میں باقاعدہ تبلیغ کرنے والے مجاہدین کی تعداد ۱۸ ہے۔ اور متفرق طور پر اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں تبلیغ کرنے والوں کی تعداد ۷۵۔ گویا کل ۹۳ مجاہدین نے اس عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ کے کام میں حصہ لیا۔ اور باقاعدہ ہفتہ وار اپنی رپورٹیں دفتر ہذا میں ارسال کرتے رہے۔

تبلیغ احمدیت بذریعہ ٹریکٹ

جن اصحاب کی طرف سے مزید آرڈر موصول ہوئے۔ ان کو تبلیغی ٹریکٹ بھجوا دیئے گئے۔ اور زلزلہ کوئٹہ کے متعلق انگریزی ٹریکٹ کے چھپوانے کے متعلق انتظامات کئے گئے۔ جو انشاء اللہ بہت جلد تیار ہو جائیگا۔ احباب کو چاہیئے کہ بہت جلد مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔ تا ٹریکٹ ان کو بھجوائے جائیں۔

جنوبی ہند کا تبلیغی وفد

تبلیغی وفد جنوبی ہند کی طرف سے اس عرصہ میں ایک مکمل رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ جس میں میسور۔ مدراس۔ کولمبو اور بمبئی تک کی تبلیغی کارگذاری درج تھی۔ ممبران وفد نہایت سرگرمی سے دن رات ایک کر کے تبلیغ میں مشغول ہیں۔

دینی تعلیم کی درس گاہیں

مختلف مقامات پر احمدی مدرسین اخلاص اور ہمدردی سے ہر خاص و عام کو علمی اور روحانی فائدہ پہنچانے میں مصروف ہیں۔ اور مخلوق خدا کی بھلائی میں کوشاں

تبلیغ بیرون ہند

مبلغین بیرون ہند کی رپورٹیں بھی باقاعدہ دفتر میں موصول ہو رہی ہیں۔ جو بہت سے مفید اور کارآمد معلومات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اور وہ اس امر کے لئے بھی کوشاں ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ ان ممالک کی زبانوں میں کرایا جائے۔

بورڈنگ تحریک جدید

چند مشکلات کی وجہ سے بورڈنگ تحریک جدید سابقہ بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے بالکل علیحدہ نہیں ہو سکا تھا لیکن اس عرصہ میں اس کی علیحدگی کے متعلق دیگر انتظامات ہوتے رہے ہے۔ اور امید ہے کہ کہ موسم گرما کی رخصتوں کے ختم ہونے سے پہلے انتظامات مکمل ہو جائیں گے۔ دوست رخصتوں کے ختم ہوتے ہی اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کرا دیں۔ تا وہ قیمتی موقعہ سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

سروے

عرصہ زیر رپورٹ میں سات سو دیہات کا سروے کیا جا چکا ہے۔ اور کام بدستور جاری ہے۔ خدا کے فضل سے اس کے نتائج بہت ہی مفید نکل رہے ہیں۔ اور معلومات کا بہترین ذخیرہ فراہم ہو رہا ہے۔

پروپیگنڈا

اندرون ہند اور بیرون ہند کے انگریزی اور عربی اخبارات مختلف اشخاص کے نام جاری کرائے گئے ہیں۔ اور ان کے مناسب حال لٹریچر انگریزی اور اردو میں مہیا کر کے روانہ کیا گیا ہے۔

خط و کتابت

۱۱۳۲ خطوط دفتر ہذا سے بذریعہ ڈاک روانہ کئے گئے اور ۱۵۸ خطوط دستی تقسیم کئے گئے۔ ۱۱۳۳ خطوط مختلف اصحاب کی طرف سے دفتر میں پہونچے۔

تحریک جدید میں مالی قربانی کرنیوالوں کی تیسری فہرست

گذشتہ سے پیوستہ

بابو شمس الدین صاحب پنشنر کوٹلی
میاں خوشی محمد صاحب دوکاندار لاگجراں
میاں فضل محمد صاحب کپور تھلہ
شیخ بشیر احمد صاحب ؍؍
میاں محمد احمد صاحب ؍؍
میاں خیردین خان صاحب لگلانہ
میاں فتح محمد صاحب ؍؍
میاں غلام غوث صاحب ؍؍
ماسٹر نور الٰہی صاحب ٹانڈہ
اہلیہ منشی رحمت اللہ صاحب سنور
میاں مبارک احمد صاحب ؍؍
منشی غلام محمد صاحب ؍؍
منشی محمد ادریس صاحب ؍؍
چوہدری مہندی خان صاحب ؍؍
منشی رحمت اللہ صاحب ؍؍
اہلیہ مولوی محمد تقی صاحب ؍؍
میاں مہر الٰہی صاحب بیرا ور
میاں رحیم بخش صاحب ؍؍
فہمیدہ خاتون صاحبہ مستورات دہلی
صغریٰ بیگم صاحبہ ؍؍
اہلیہ بابو عبد الحمید صاحب ؍؍
اہلیہ بابو عبد المجید صاحب ؍؍
نذیر احمد صاحب
پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ ؍؍
اہلیہ صاحبہ بابو اعجاز حسین صاحب مرحوم دہلی
سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ دہلی
استانی کلثوم بیگم صاحبہ دہلی
اہلیہ ماسٹر محمد حسین صاحب ؍؍
اہلیہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب ؍؍
حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپور
حاجی محمد نظیر صاحب ؍؍
چوہدری سردار خان صاحب ؍؍
منشی احتیاج علی صاحب ؍؍
حاجی عبد القدوس صاحب ؍؍
حکیم محمد قاسم صاحب ؍؍
قریشی نثار محمد صاحب ؍؍
بابو عبد الباسط صاحب ؍؍
شیخ عبد اللہ صاحب ؍؍

حافظ محمد احمد صاحب شاہجہانپور
میاں محمد شفیق صاحب ؍؍
حکیم محمد دین صاحب علی پور کھیڑ
بابو محمد ظہیر الدین صاحب ؍؍
میاں امام الدین صاحب ؍؍
منشی محمد احسان الحق صاحب ؍؍
مرزا جان عالم بیگ صاحب خوشاب
ملک گل محمد صاحب ؍؍
ملک بہادر خان صاحب ؍؍
ملک ہدایت اللہ صاحب ؍؍
ملک نصر اللہ خان صاحب ؍؍
مولوی غلام رسول صاحب ؍؍
مولوی عبد الکریم صاحب ؍؍
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب انگلش ٹیچر خوشاب
شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن
شیخ عطاء اللہ صاحب ؍؍
میاں محمد عبد اللہ صاحب پٹواری ؍؍
میاں غلام محمد صاحب سلانوالی
میاں نور حسین صاحب ؍؍
راجہ بی بی صاحبہ اہلیہ بھائی ؍؍
مبارک احمد صاحب پنڈی چری ؍؍
میاں مبارک احمد صاحب ؍؍
میاں احمد الدین صاحب
مولوی عبد الرحمن صاحب والد میاں محمد یوسف صاحب پنڈی چری
مریم بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی عبد الرحمن صاحب پنڈی چری
عائشہ بیگم صاحبہ میاں عبد الرحیم صاحب پنڈی چری
میاں روشن الدین صاحب ؍؍
امتہ اللہ صاحبہ اہلیہ میاں روشن الدین صاحب پنڈی چری
میاں محمد یامین صاحب ؍؍
میاں محمد عبد اللہ صاحب ؍؍
میاں عبد الرحیم صاحب ؍؍
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب پنڈی چری
میاں غلام محمد صاحب سید والہ
میاں شیر محمد صاحب ؍؍

مستری نور محمد صاحب سید والہ
میاں محمد رمضان صاحب ؍؍
میاں احمد الدین صاحب ؍؍
شیخ امام الدین صاحب ؍؍
میاں سراج دین صاحب ؍؍
شیخ امام الدین صاحب ؍؍
میاں غلام اللہ صاحب ؍؍
شیخ محمد انور صاحب شیخوپورہ
چوہدری فضل کریم صاحب عارف والہ
مستری فیروز الدین صاحب ؍؍
ماسٹر فضل الٰہی صاحب ؍؍
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ؍؍
چوہدری غلام حسین صاحب ؍؍
شیخ نذیر احمد صاحب ؍؍
میاں چراغ دین صاحب ؍؍
چوہدری دلاور علی صاحب پٹواری عارف والہ
اہلیہ ماسٹر فضل الٰہی صاحب عارف والہ
چوہدری نور الدین صاحب چک ۶/۱۱۰ ج۔ب
چوہدری حاکم الدین صاحب ؍؍
خان محمد صاحب گرداور ریٹائرڈ بورے والہ
شیخ مسعود احمد صاحب ایم۔اے
ماسٹر علی محمد صاحب چک ۳/۱۲ B.G
منشی فتح الدین صاحب چک ۱۰/۱R منٹگمری
چوہدری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ پاک پٹن
ماسٹر عزیز حسین صاحب پاک پٹن
میاں وارث علی صاحب ؍؍
میاں غلام مصطفےٰ صاحب ؍؍
منشی نور محمد صاحب ؍؍
ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب ؍؍
منشی عصمت اللہ صاحب پٹواری پاک پٹن
میاں میراں بخش صاحب احمد آباد سٹیٹ
چوہدری عبد العزیز صاحب احمد آباد سٹیٹ

اہلیہ صاحبہ عبدالعزیز صاحب احمدآباد شہید
میاں عبداللہ صاحب 〃
میاں سلطان احمد صاحب 〃
میاں غلام محمد صاحب 〃
میاں محمد عبداللہ خانصاحب محمود آباد فارم
ڈاکٹر احمدالدین صاحب 〃
چودہری محمد اکرم صاحب 〃
میاں شریف احمد صاحب 〃
قاضی رشید احمد صاحب 〃
بابو نصیر احمد صاحب 〃
میاں موچل محمد صاحب 〃
راجہ غیاث محمد صاحب 〃
چوہدری محمدالدین صاحب 〃
چوہدری بدرالدین صاحب 〃
سید محمد شاہ صاحب 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
〃 ڈاکٹر احمدالدین صاحب 〃
〃 چوہدری محمد اکرم صاحب 〃
چودہری محمد علی صاحب 〃
اہلیہ 〃 〃 〃
میاں عزیز احمد صاحب 〃
اہلیہ 〃 〃 〃
چوہدری عنایت اللہ صاحب 〃
چودہری رشید احمد صاحب 〃
مرزا اعظم بیگ صاحب جھنگ
مرزا نادر علی صاحب 〃
چوہدری علی محمد صاحب 〃

حکیم عبدالکریم صاحب جھنگ
شیخ اصغر علی صاحب 〃
چودہری محمد حسین صاحب 〃
حکیم محمد عظیم صاحب 〃
چوہدری غلام حسین صاحب پنشنر 〃
مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی سرگودہا
بابو غلام رسول صاحب 〃
بابو محمد سعید صاحب 〃
ماسٹر چراغدین صاحب 〃
ماسٹر حسن خانصاحب 〃
مولوی غلام نبی صاحب 〃
اہلیہ شیخ فضل کریم صاحب 〃
اہلیہ چودہری فضل داد 〃
〃 حافظ عبدالعلی صاحب وکیل 〃
〃 منشی تصور حسین صاحب 〃
〃 مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی 〃
سعیدہ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد عبداللہ صاحب 〃
اہلیہ صاحبہ مولوی اللہ دتا صاحب 〃
چودہری عبدالرحمٰن صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان
〃 خلیل الرحمٰن صاحب 〃
والدہ چودہری عبدالرحمٰن صاحب 〃
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
〃 چوہدری خلیل الرحمٰن صاحب 〃
بنت چودہری عبدالرحمٰن 〃 〃
مہر عبدالجلیل صاحب شموگر
مہر مدار خانصاحب 〃
مہر کلیم اللہ صاحب 〃

بھائی امام بخش صاحب صدر شاہپور
〃 عمر خطاب صاحب 〃
میاں محمد عثمان صاحب برنج درکس تیر تھ کی سندھ
میاں فتح دین صاحب 〃
میاں محمود احمد صاحب 〃
میاں محمدالدین صاحب 〃
میاں محمد یوسف صاحب 〃
میاں عبدالرحمٰن صاحب 〃
میاں محمد منشی صاحب 〃
میاں نواب علی صاحب 〃
میاں محمدالدین صاحب منشی 〃
میاں سلطان علی صاحب 〃
میاں غلام نبی صاحب 〃
میاں علی محمد صاحب 〃
میاں فتح محمد صاحب 〃
سید غلام محمد صاحب رسول پور سونگھڑہ
بابو عبداللطیف صاحب ٹرین اگزامینر بٹھنڈہ
بابو اعراف اللہ صاحب صوابی
منشی محمدالدین صاحب دیال گڑھ
چوہدری حکم الدین صاحب 〃
مستری جان محمد صاحب 〃
〃 جلال الدین صاحب 〃
چوہدری جان محمد صاحب 〃
〃 فتح محمد صاحب بھینی میلوان
اہلیہ چوہدری غلام محمد صاحب 〃
(باقی آئندہ)
(خاکسار برکت علی فنانشل سیکرٹری)

چکوال میں مخالفین کے اعتراضات کے جواب میں اشتہارات

کچھ عرصہ سے چکوال میں احمدیت کی سخت مخالفت کی جارہی ہے۔ یہاں کے غیر احمدی باہر سے مولوی منگوا کر لیکچر دلواتے رہتے ہیں۔ غیر احمدی مولوی اپنے لیکچروں میں سخت بدزبانی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور احمدیت پر نہایت گندے اور ناجائز اعتراض کر کے پبلک کو مشتعل کرتے ہیں۔ مخالفین کی ان مذبوحی حرکات کو دیکھتے ہوئے انجمن انصار اللہ کے نوجوان ممبروں نے مخالفین کے اعتراضوں کے جواب دستی لکھکر چکوال کی پبلک میں تقسیم کرنے کا سلسلہ کچھ عرصہ سے جاری کیا ہے۔ اور مخالفین کو چیلنج دیا ہے۔ کہ جو اعتراض تمہارے مولوی تمہارے جلسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کرتے ہیں۔ ان کو صحیح اور درست ثابت کرنے کے لئے ہمارے ان اشتہارات کا جواب الجواب شائع کرو۔

لیکن آج تک جبکہ ہمارے اشتہارات کے چھ نمبر نکل چکے ہیں۔ کسی ایک اشتہار کا بھی جواب مخالفین شائع نہیں کر سکے۔ ہمارے اس سلسلہ اشتہارات کا چکوال کی سنجیدہ اور شریف پبلک پر بہت اچھا اثر پڑ رہا ہے۔ بعض انصاف پسند اور شریف غیر احمدیوں نے ہمیں کہا۔ کہ آپ نے مولویوں کے اعتراضات کا نہایت معقول جواب دیا ہے۔ مخالفین نے ہمارے اشتہارات کا جواب نہ دے کر اپنی خاموشی سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان کے مولوی احمدیت کے خلاف آئے دن جو اعتراض کیا کرتے ہیں۔ وہ محض ضد اور تعصب سے کرتے ہیں ورنہ دراصل ان کے اعتراض نہایت لغو اور بے معنی ہیں۔ اور احمدیت کے اصل عقائد اور حقیقی تعلیم پر مخالف مولوی اعتراض کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ مخالفین کے تقریباً تمام اعتراض انکے مفتریانہ عقائد ہیں۔ جو وہ احمدیت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

بذریعہ اخبار اب ہم چکوال کی غیر احمدی ذمہ دار انجمنوں کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ ہمارے اشتہارات کے جواب شائع کریں۔ ورنہ ایمان اور اخلاق کا تقاضا ہے۔ کہ ہم نے جن اعتراضات کے جواب اشتہارات کی صورت میں شائع کئے ہیں۔ اگر دوبارہ وہی اعتراض ان کے مولوی چکوال کے کسی جلسہ میں احمدیت کے خلاف کریں۔ توان کو وہ اعتراض کرنے سے روک دیں۔

(خاکسار خواجہ عبدالعزیز احمدی از چکوال)

قبولِ احمدیت کا اعلان

اخبار الفضل مجریہ ۲۵ راگست میں ایک خبر بعنوان "احراریوں کی اخلاق سوز حرکات" شائع ہوئی ہے۔ جس میں موضع پنجوڑیاں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ [illegible] نے احراریوں کی بیہودہ حرکات سے [illegible] یہاں مٹی کے ڈھیلے برس رہے تھے۔ اعلا[illegible] میں احمدی ہو جاؤں گا"۔ سو الحمدللہ میاں شاہ محمد صاحب نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دستِ مبارک پر بذریعہ خط بیعت کر لی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ (خاکسار عبدالعزیز از آڑہ)

بابو اعجاز حسین صاحب کی موت کے متعلق

دہلی الیکٹرک ٹراموے کمپنی پر دعویٰ

بابو اعجاز حسین صاحب مرحوم دہلوی کے ٹریموے کے حادثہ سے انتقال کی خبر اخبار میں شائع ہو چکی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ بابو صاحب مرحوم کے لڑکے میاں نذیر احمد صاحب کی طرف سے سید ناصر علی شاہ صاحب سینئر سب جج دہلی کی عدالت میں مسٹر رنگ بہاری لال سنہا ایڈ[illegible] دہلی کی معرفت دہلی الیکٹرک ٹراموے کمپنی کے خلاف گیارہ [illegible] دعویٰ دائر کر دیا گیا ہے۔ مستغیث کا بیان ہے۔ کہ ٹراموے ملازمان کی لاپرواہی اور غلطی سے بابو اعجاز حسین صاحب مرحوم کی موت واقع ہوئی۔ اس مقدمہ سے دہلی کی پبلک کو خاص دلچسپی ہوگی۔ کیونکہ ٹراموے سے آئے دن حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ مگر کوئی کمپنی سے ہرجانہ وصول کرنے کی سردردی میں پڑنا نہیں چاہتا۔ اس مقدمہ میں ٹراموے کمپنی کے نام سمن جاری ہو چکے ہیں۔ اور ۱۶ اکتوبر کی پیشی مقرر ہوئی ہے۔

انعام گمشدہ

مبلغ دس روپے نقد بطور انعام اس صاحب کو دیئے جائینگے۔ جو ہمارے گمشدہ بھائی مسمی نقیر یا کا جس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ پورا مکمل پتہ بتائے۔ اور جو صاحب گمشدہ مذکور کو ہمارے پاس لے آئے۔ اس کو مبلغ پندرہ روپے بطور انعام دینگے۔ حلیہ:- عمر ۲۹ سال رنگ گورا۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی۔ لیاقت لوئر مڈل پاس۔ نشان اوپر کے دو دانتوں میں سونے کی میخیں۔ المشتہران:- نواب خان و نظام الدین قوم روت سکنہ احمد پور

اکسیر البدن کا معجزانہ اثر

جناب ملک شیر محمد خانصاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ موہن ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے مثلاً فالج، پسلی کا درد، پیشاب کا جلن سے آنا، اکسیر البدن کے ذریعہ سب کو آرام ہوگیا، آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں، اس کی اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے، آپ کی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں ہے۔ ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں۔

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس اے ایس آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال علی پور (کلکتہ) سے لکھتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک خاص دوست کیلئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کی سفارش کی تھی۔ انہوں نے آپ سے منگوا کر اس کا استعمال کیا۔ میں اس کے نتیجہ کا منتظر تھا کل ہی ان کا خط ملا، وہ نہایت خوشی سے اس کا اظہار کرتے ہیں کہ انہیں اکسیر البدن سے بے حد فائدہ ہوا، میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اکسیر البدن اور بذریعہ وی۔ پی بھیج کر مشکور فرماویں"

بلاشبہ دل میں نئی امنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زورآور ... نامرد کو مرد اور مرد کو جواں مرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ نیز یہ اکسیر طبیعت ... کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔

ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے (ﷲ۵) محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت رشتہ

مجھے ایک مخلص دوست کے لئے باکرہ یا بیوہ عورت کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو کچھ لکھی پڑھی اور صورت و سیرت میں اچھی بااخلاق ہو اور عمر بیس تا پچیس سال ہو۔ میرے دوست سول ہسپتال میں سینئر کمپونڈر ہیں پچاس روپیہ ماہانہ تنخواہ پاتے ہیں۔ اور ان کی پرائیویٹ پریکٹس بھی قریباً ۵۰ روپیہ ہے۔ عمر ۳۵-۳۶ سال ہے۔ اور اپنے کام میں مستعد طبیعت ... ہے۔ خود پیدا کردہ جائداد دو عدد مکانات مالیتی چھ۔ سات ہزار روپیہ کے ہیں۔ مگر ان میں سے ایک ... تو ان کی غیر احمدی بیوی کے نام ہے۔ اور وہ بیوی دو چھوٹے بچے بھی رکھتی ہے مگر افسوس کہ وہ اپنی بدقسمتی سے اپنے اندر احمدیت کے متعلق بغض اور کینہ لئے ہوئے ہے اور اپنے بداندیش مولویوں کے فتووں سے متاثر ہے۔ اور تقریباً چار برس سے وہ اپنے غیظ و غضب میں مغضوب ہوکر الگ رہتی ہے چونکہ اسکی نافرمانیاں انتہا وز کرچکی ہیں۔ اس لئے اس کو مطلقہ کیا جائیگا۔ ضرورتمند اصحاب مجھ سے خط وکتابت کریں۔

المشتہر:- شیخ فضل حق احمدی سیلوسے گرڈ (سکرٹری تبلیغ) گلی قطب شہر سہارنپور

رشتہ کی ضرورت ہے:- ایک معزز خاندان کی لڑکی کے رشتہ کے لئے ایک ایسے لڑکے کی ضرورت ہے۔ جو معقول روزگار رکھتا ہو۔ لڑکی تعلیم یافتہ اور تمام ضروری اوصاف سے متصف ہے جملہ درخواستیں ع معرفت ایڈیٹر الفضل آنی چاہئیں۔

امیر المومنین کا ارشاد

الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء ہومیو پیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کردیا۔ . . . . . اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہوگئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔ آپ بھی ہومیو پیتھک علاج کریں۔ مجھ سے مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑگڑھ میواڑ

ہر ایک احمدی پڑھ لے!

مندرجہ ذیل چند نایاب و لاجواب کتابیں ایسی ہیں جن کی ہر ایک احمدی کو ضرورت ہے اور کوئی خواندہ احمدی اس وقت ان کتابوں سے ناواقف نہ رہے۔ ہر ایک احمدی لائبریری میں موجود ہوں۔

تبلیغ رسالت یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا بہت بڑا کارنامہ جس کے ذریعہ حضور نے تمام غیر مذاہب پر صداقت اسلام اور جملہ مخالفین سلسلہ پر اپنی صداقت بذریعہ اشتہارات ثابت کرکے ہر طرح سے اتمام حجت کردی ۱۸۷۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک جس قدر اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ نے وقتاً فوقتاً شائع کئے وہ سب محفوظ کردئے ہیں۔ آج اگر ان کو محفوظ نہ کیا جاتا تو آئندہ آنے والی نسلیں اس خزانہ نایاب سے محروم رہ جاتیں۔ ۱۴ سال کی متواتر تلاش سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ان لاجواب اور کمیاب اشتہاروں کو جمع کرکے دس جلدوں میں چھپوا دئے ہیں۔ چند جلدیں مکمل باقی ہیں۔ اس مجموعہ دس جلد کی قیمت صرف عـ۵ ہے۔

تجلیات رحمانیہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ شہادات مرزا و فیصلہ مرزا وغیرہ کا مکمل و مدلل جواب از قلم باطل شکن مولوی ابو العطاء جالندھری مبلغ دمشق قیمت صرف چھ آنہ۔

بٹالوی کا انجام مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی انی مہین من اراد اہانتک کا پورا مصداق اور اس کے آغاز و انجام کا صحیح مگر عبرتناک نقشہ اس میں کھینچا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴/

مرقع ثنائی مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ اور امرتسری کا اس سے انکار و فرار اور اسکے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کا حرف بحرف چربہ ... قیمت ۴/

جھوٹ کا بھوت ... مسلمانوں کے لئے ترقی کرنے اور اپنی عزت قائم رکھنے کے ذرائع اس رسالے میں لکھے گئے ہیں چار رنگہ طبع ہوکر شائع ہوا ہے۔ قیمت صرف ۲/

ہدایات زریں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سلسلہ کی تبلیغ کے واسطے مبلغین کیلئے جو ہدایات فرمائی ہیں وہ نہایت خوشخط جیبی تقطیع پر چھپوادی ہیں۔ آجکل ہر ایک احمدی کے ذمہ تبلیغ سلسلہ کا فرض عائد کیا گیا ہے اس لئے ہر ایک احمدی کو اس کا پڑھنا اور پاس رکھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے قیمت صرف ۵/ المشتہر:- منیجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وباء ہے تاہم

تمہارے گھر کا حکیم

امرت دھارا

(رجسٹرڈ)

اس کیلئے بھی ہمیشہ ایک مؤثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے امرت دھارا معدہ کی امراض عمومی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری دوائی ہے۔

ہمیشہ اپنے پاس رکھیئے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ ۲/۸/- ۔ نصف شیشی سوا روپیہ ۱/۴/- نمونہ کی شیشی آٹھ آنے -/۸/-

احتیاط نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت ڈر ہے کہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور امرت دھارا ۹۳ لاہور

المشتہر۔ مینجر

سرمہ نور (رجسٹرڈ) قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ سرموں کا سرتاج نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ۔ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا سرخی وغیرہ دور کر کے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بینظیر ہے۔ نمونہ ۱ر کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ قیمت فی تولہ ۶ر ۱ماشہ ۸ر

شفاخانہ رفیق حیات۔ قادیان۔ پنجاب

ہر قسم کے لذیذ کھانے **مخزن نعمت** تیسرا ایڈیشن چٹنیاں مٹھائیاں اچار مربے شربت

اس کتاب میں ہر قسم کے ماکولات اور ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں۔ تبدیگ قسم قسم کے پلاؤ قورمہ۔ متنجن۔ بریانی۔ دوپیازے۔ قسم قسم کے کباب۔ بھرتے۔ دالیں مچھلی۔ بڑے وغیرہ انواع و اقسام کے مقوی حلوے۔ قسم قسم کی کھیریں۔ فیرینیاں۔ پڈنگ۔ قسم قسم کے نان پراٹھے۔ ڈبل روٹی۔ کلچہ۔ باقرخانی۔ پیسٹی۔ کیک۔ بسکٹ اور طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں۔ بالوشاہی جلیبی۔ شکرپارے۔ گھیور۔ گلاب جامن۔ قسم قسم کے لذیذ گلگلے۔ پیڑے۔ برفی۔ قلاقند ریوڑی گزک۔ رس گلے۔ الائچی دانے۔ اندرسے۔ اکبریاں وغیرہ اور انواع و اقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ۔ شربت مثلاً بادام۔ انار خشخاش۔ شہتوت۔ صندل۔ نیلوفر۔ گلاب۔ بنفشہ۔ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج ہیں۔ نیز ہر قسم کے اچار۔ قسم قسم کے مربے تیار کرنا۔ بگڑے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا۔ مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب۔ تازہ۔ اور باسی دودھ کی پہچان۔ گندے انڈوں کی شناخت۔ مکھن۔ گھی۔ پنیر کے متعلق ہدایات۔ کھانا کھلانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے۔ اور آداب درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ معہ محصولڈاک۔ فرمائشیں جلد ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ملنے کا پتہ:- **ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن لاہور**

ضرورت

ایک ہوشیار موٹر ڈرائیور اور عمدہ باورچی کی ضرورت ہے۔ باورچی ہر قسم کا ہندوستانی کھانا پکانے میں ماہر ہو۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کرا کر دفتر امور عامہ میں بھجوا دیں۔ ناظر امور عامہ

وقت آگیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص قانون پڑھے اور سمجھے

رسالہ

"قانون"

اس لئے جاری کیا گیا ہے

کہ ہر ایک ہندوستانی اپنا ایک ایک ورق آپ سمجھے۔ نقصان سے بچے اور سکھ حاصل کرے

"قانون" کو عدالتوں نے پسند کیا۔ وکیلوں نے سراہا۔ اور

پبلک تو اُسے دیکھ کر نہال ہو گئی

آپ بھی ایک مرتبہ منگا کر دیکھیں کہ کیا چیز ہے

قیمت سالانہ ۳ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔ فی پرچہ ۴ر (پرانا پرچہ بطور نمونہ مفت)

ملنے کا پتہ۔ مینجر رسالہ "قانون" انارکلی لاہور۔ (پنجاب)

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ و حکیم نورالدین صاحب رضؓ

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار رہتا ہے۔ ککرے۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری۔ غرضیکہ تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کو استعمال کیا اتر گئی ہیں۔ جو اب بغیر عینک استعمال کرنے کے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج کرتا ہوں۔ ایسی ہزار ہا شہادتیں موجود ہیں۔ جن کا یہاں درج کرنا محال ہے۔

۱۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان اس سرمہ کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ ۲۔ جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے اور مقوی بصر ہے۔ میں نے آزمایا ہے۔ ۳۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان۔ اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دور سے دیکھ سکتا ہوں۔ ۴۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں۔ ۵۔ جناب عبدالغنی صاحب آفیسر فراش خانہ پٹیالہ۔ میں نے سولہ روپے کی عینک آپ کے سرمہ کے استعمال کرنے کی وجہ سے چھوڑ دی ہے۔ ۶۔ جناب ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قادیان۔ میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سرمہ سے رفع ہو گئی ہے اب بغیر عینک پڑھ سکتا ہوں۔ ترکیب استعمال۔ صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں۔ خالص ممیرا ۳ ماہ کے لئے رعایتی فی تولہ قیمت ۵ر۔ پہلی قیمت دس روپیہ فی تولہ تھی سرمہ قسم خاص تین ماہ کے لئے رعایتی قیمت فی تولہ ۵ر پہلی قیمت دس روپے فی تولہ تھی۔ سرمہ درجہ اول قیمت فی تولہ ۶ر۔ سرمہ درجہ اول سیاہ قیمت فی تولہ ۸ر۔ ست سلاجیت قیمت فی تولہ ۱۲ر قسم دوم فی تولہ ۸ر

سید احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سکندر آباد ۲۶ اگست۔ سکندر آباد میں ہندو مسلم فساد کے نتیجہ میں دو اشخاص ہلاک اور ۳۷ مجروح ہوئے۔ سوموار سے صورت حالات خوشگوار ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ اور پولیس کی کڑی نگرانی نے حالات کو بہت حد تک پر امن بنا دیا ہے۔ اور اس کے بعد کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۶ اگست۔ آئندہ ہفتہ ساؤتھمپٹن سے بارہ سو سپاہیوں کا دستہ مالٹا کو بذریعہ جہاز روانہ ہو جائے گا۔ یہ دستہ رائل آرٹلری۔ رائل انجینروں اور رائل کور آف سگنل میں سے جمع کیا گیا ہے۔ دفتر وزارت جنگ کا بیان ہے۔ کہ وہ گذشتہ سال کی فیصلہ شدہ میعاد تک مالٹا اور عدن کی حفاظت کرے گا۔

علی گڑھ ۲۶ اگست۔ علی گڑھ یونیورسٹی کورٹ کا ایک خاص اجلاس ڈاکٹر ضیاء الدین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ نواب سر مزمل اللہ خان نے یونیورسٹی کے عہدہ چانسلر کے لئے ہز ایگزالٹڈ ہائینس نظام حیدر آباد دکن کا نام تجویز کیا۔ جو متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ اجلاس میں نواب آف چھتاری۔ سر حشمت اللہ سر عزیز الدین۔ مسٹر یامین خان۔ حافظ ہدایت حسین سر محمد سلیمان اور مسٹر حبش نعمت اللہ موجود تھے۔

لاہور ۲۶ اگست۔ گیانی کرتار سنگھ اور سردار موہن سنگھ جو دو کرپانیں رکھنے کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے سوموار کو رہا کر دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ ایکٹ اسلحہ کے ماتحت انکا مقدمہ گورنمنٹ کے دو یا زیادہ کرپانوں کو قبضہ میں رکھنے کے متعلق ہائی کورٹ سے فیصلہ کرانے تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۶ اگست۔ اخبار ڈیلی میل میں سانتور مسولینی کا ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ اگر جینوا میں اٹلی کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ تو اٹلی لیگ آف نیشنز سے علیحدہ ہو جائے گا۔ اور جو ملک اٹلی کے خلاف کارروائی کرے گا۔ اٹلی توپ و تفنگ سے اس کا مقابلہ کرے گا۔ اگر اس جنگ کو ایک عالمگیر جنگ بننے دیا گیا۔ تو جو کروڑوں جانیں ضائع ہوں گی۔ ان کا خون لیگ آف نیشنز کی گردن پر ہوگا۔ اٹلی اپنے رویہ میں تبدیلی نہیں کرے گا۔ تاوقتیکہ ایبے سینیا اس کے سامنے جھک نہیں جاتا۔

کراچی ۲۶ اگست۔ ہوشنگ روڈ پر دیسی ساخت کا ایک بم پھٹنے سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی مجروح ہوئے۔ لڑکی نے گیند سمجھکر اسے اٹھا لیا۔ اور زمین پر دے مارا جس سے وہ پھٹ گیا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

نتھیاگلی ۲۶ اگست۔ فرنٹیئر پبلک ٹرانکوئلٹی ایکٹ کی متعدد دفعات آج سے ۳۰ دسمبر تک ضلع ہزارہ میں نافذ کر دی گئی ہیں۔ اس ایکٹ کے نفاذ کی ضرورت موجودہ قبائلی فسادات جس میں موضع ٹبل کا چھاپہ بھی شامل ہے۔ کی وجہ سے ہوئی ہے۔

نیلور ۲۶ اگست۔ ہوائی جہاز کے ایک حادثہ سے تین آدمیوں کی ہلاکت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جہاز میں جہاز کا مالک کرشنا راؤ اور اس کے دو یورپین دوست تھے۔

کراچی ۲۶ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کراچی کے چند پرتگالیوں نے جو گوا کے رہنے والے ہیں۔ سمالی لینڈ میں جنگ کے لئے اپنی خدمات اٹلی کو پیش کی ہیں۔ اطالوی سفارت خانہ سے ان کو جواب ملا ہے۔ کہ وہ اطالوی قونصل بمبئی کو اس معاملہ میں درخواست کریں۔

الہ آباد ۲۶ اگست جنرل سیکرٹری سوشلسٹ پارٹی نے یونائٹڈ پریس کے نمائندہ سے کہا۔ کہ سرکردہ سوشلسٹ لیڈروں نے ہندوستان بھر میں کارکنوں کو خطوط لکھ دیئے ہیں۔ کہ عہدے قبول کرنے کے متعلق کانگرس کا جو پروگرام ہے۔ اس کی مخالفت کی جائے۔

کلکتہ ۲۶ اگست۔ آج بنگال لیجسلیٹو کونسل میں بنگال پبلک سیفٹی بل پاس ہو گیا۔ گورنمنٹ نے یہ ترمیم منظور کر لی۔ کہ یہ بل پانچ سال کی بجائے تین سال کے لئے نافذ رہیگا۔

شملہ ۲۵ اگست۔ آئندہ دس دن تک اسمبلی کا اجلاس شروع ہو جائے گا۔ سیاسی حلقوں کے افکار ان دو بلوں پر مرکوز ہوا ہے۔ جو گورنمنٹ کی طرف سے ۲ اور ۳ ستمبر کو پیش کئے جائیں گے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ممبران کی اکثریت ان سخت گیرانہ مسودوں کے خلاف ووٹ دیگی۔

عدیس آبابا ۲۵ اگست۔ دارالسلطنت پر بمباری کی صورت میں گورنمنٹ نے رعایا کی حفاظت کے لئے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ بمباری کرنے والے جہازوں کی آمد کی اطلاع کے لئے تین توپیں چلائی جائیں گی۔ عبادت گاہوں کی گھنٹیاں بجائی جائیں گی۔ اور جب یہ انتباہ ہو جائے تو لوگ اپنے گھروں سے نکل جائیں۔ اور جہاں ممکن ہو۔ میدانوں یا جھاڑیوں میں پناہ لیں۔ بمباری کے خاتمہ کا اعلان چھ توپوں کے چلانے سے کیا جائے گا۔

پیرس ۲۵ اگست۔ برٹش پارلیمنٹ کے لیبر ارکان پیرس آ رہے ہیں۔ یہاں وہ فرانس کے سوشلسٹوں سے تنازعہ ایبے سینیا پر بحث و تمحیص کر کے جنگ کو روکنے کی تدابیر سوچیں گے۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انگلستان اور فرانس کے سوشلسٹ آپس میں اتحاد کر کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے ثالث مقرر کئے جانے اور حملہ آور کے خلاف کارروائی کئے جانے پر زور دیں گے۔

واشنگٹن ۲۶ اگست۔ حکومت ریاسہائے متحدہ امریکہ نے ماسکو میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کی ساتویں کانگرس کے سلسلہ میں امریکہ کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے والی سرگرمیوں کے خلاف روس کو ایک زبردست پروٹسٹ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ انٹرنیشنل کے اغراض و مقاصد اور کانگرس کی کارروائی اس وعدہ کی صریح خلاف ورزی ہے۔ جو روس نے امریکہ سے کیا ہوا ہے۔

نیویارک (بذریعہ ڈاک) نیویارک پولیس نے بذریعہ پوسٹر اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ اٹھارہ ماہ میں سڑکوں پر حادثات کے نتیجہ میں ۱۵ ہزار اشخاص ہلاک اور ۱۳۰۴۰۰۰ مجروح ہوئے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصر کے تمام اخبارات اٹلی کے خلاف ہیں۔ وہ رضاکاروں کی ایک جماعت تیار رہے ہیں۔ جو ایبے سینیا کی حمایت کریگی۔

کلکتہ ۲۶ اگست۔ سراج گنج سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ دریائے برہم پتر کا پانی تیزی سے چڑھ رہا ہے۔ اور خطرناک حد سے اچھل گیا ہے۔ سول کورٹ کی عمارات سب جیل۔ ٹیلیگراف آفس اور کچھ گلی کوچے زیر آب ہیں۔ تین ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ ہیضہ کی وبا پھوٹ نکلی ہے۔ جس سے سترہ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ بہت سے شہروں اور دیہاتوں میں ہزارہا روپے کا نقصان ہوا ہے۔

امرتسر ۲۶ اگست۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور شرومنی اکالی دل نے ایک متفقہ بیان شائع کیا ہے۔ جس میں سکھوں کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ وہ سکھوں کی آزادی۔ اور کرپان کے استعمال کی حفاظت کے لئے مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ اور اس حصول مقصد کے لئے ہر قربانی کریں گے۔ اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ تمام سکھ جماعتیں سکھوں کے ایک سے زیادہ کرپان رکھنے پر قانونی کارروائی کئے جانے کے خلاف شورش برپا کر دیں۔

شملہ ۲۶ اگست۔ ایبے سینیا اور اٹلی کے تنازعہ کے سلسلہ میں جاپان کا رویہ بیان کرتے ہوئے جاپانی قونصل نے کہا۔ کہ جاپان ایبے سینیا میں امن کا خواہشمند ہے۔ جاپان لیگ کا رکن نہیں۔ تاہم اس نے ایبے سینیا کو اسلحہ نہیں بھیجے۔ جاپان کے روبرو سب سے اہم سوال مارکیٹ حاصل کرنے کا ہے۔

بمبئی ۲۶ اگست۔ سونا تیار ۳۴ روپے ۹ آنے ۲ پائی۔ چاندی تیاری ۶۵ روپے ۳ آنے

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی